ندائے ملت جائزہ نمبر۔ تقطیع۔ اخباری سائز۔ ضخامت ۸۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت دو روپے۔ پتہ:۔ ندائے ملت ویکلی، لکھنؤ۔

ندائے ملت ملکی و وطنی معاملات و مسائل میں مسلمانوں کے احساسات، جذبات اور ان کی مشکلات کا سفتہ وار بیباک ترجمان ہے اور اس حیثیت سے مسلمانوں میں وقعت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، آزادی کی پچیس سالہ جوبلی کی تقریب سے اس نے یہ خاص نمبر اس غرض سے شائع کیا ہے کہ گزشتہ ربع صدی میں جو کچھ ہوا ہے مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے اس کا جائزہ لیا جائے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ قومیں بجلی کا پاؤں لگا کر ترقی کے میدان میں دوڑ رہی ہیں ایک آزاد و خود مختار اور حوصلہ مند قوم کے لیے پچیس برس کی مدت کم نہیں ہوتی اور پھر ہندوستان تو ایک بہت بڑا اور وسیع تر ملک ہے، اس کے ذرائع پیداوار لامحدود ہیں اور اس کی آبادی دنیا کی ۱/۴ ہے اگر ہندوستان کو صحیح لیڈر شپ ملی ہوتی تو وہ اس مدت میں کیا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ چین، جاپان اور مغربی جرمنی ہمارے سامنے کی بات ہیں۔ جائزہ میں نفع اور نقصان دونوں دکھائے جاتے ہیں تب جائزہ مکمل ہوتا ہے۔ اس بنا پہ مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے یہ جائزہ مکمل اس وقت ہوتا ہے جب کہ الگ الگ عنوان مقرر کیے جاتے۔ مثلاً صنعت وحرفت۔ فلاحت وزراعت قومی آمدنی۔ تعلیم، امن اور قانون، سیاست، سماجی فلاح وبہبود اور زبان اور ان میں سے ہر عنوان کے ماتحت اعداد وشمار کی روشنی میں یہ دکھایا جاتا کہ اس میں ملک نے شروع سے اب تک کیا ترقی کی ہے اور اس ترقی میں مسلمانوں کا اثبات اور نفی کے اعتبار سے کیا اور کتنا حصہ ہے۔ اگر جائزہ اس طرح لیا جاتا تو بے شبہ وہ ایک عظیم کارنامہ ہوتا۔ اس سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہوتا اور حکومت اور اکثریت کو بھی۔ آج جبکہ ہر چیز کا ریکارڈ موجود ہے

اس پر کتابیں اور سرکاری وغیر سرکاری رپورٹیں موجود ہیں اس نوع کا جائزہ لینا چنداں مشکل نہیں ہے البتہ اس کے لیے ضرورت ہے صرف زرکثیر کی، محنت اور استقلال سے تحقیق وتفتیش کرنے کی اور یہ ایک شخص کا نہیں بلکہ پورے ادارہ کا کام ہے۔ لیکن جو قوم بے حس بے خبر اور اپنے انجام سے غافل ہو اور اس بنا پر اس کے اخبارات ورسائل عسرت وافلاس کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں اس کے کسی جریدہ سے اس کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ ان دشواریوں کے باوجود ندائے ملت کا یہ خاص نمبر لیا غنیمت ہے۔ اس میں مقالات کے دو حصے ہیں ایک حصے میں مسلمانوں کے ان کارناموں کو بیان کیا گیا ہے جو انہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں انگریزوں کے عمل دخل کے خلاف۔ اور پھر ۱۸۵۷ء میں اور اس کے بعد سے ۱۹۴۷ء میں حصول آزادی تک انجام دیئے ہیں۔ اس حصہ میں مولانا ابوالحسن علی کا مقالہ خاصہ کی چیز ہے۔ دوسرے حصہ میں جو نسبتاً طویل اور مفصل ہے اور جو سترہ مقالات پر مشتمل ہے، دستور اور آئین جمہوریت پر گفتگو کرنے کے بعد ان آلام وشکایات کا تذکرہ ہے، جو مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً پیش آتے رہے ہیں اور جو خود آئین کے خلاف ہیں ان مضامین کو پڑھکر مایوسی اور دل گرفتگی کی جو کیفیت طاری ہوتی ہے اس کے لیے تعمیر نشیمن کے زیر عنوان چند مقالات ہیں جن میں حکومت اور مسلمان دونوں کو تعمیری مشورہ دیئے گئے ہیں۔ ان سنجیدہ مضامین کے علاوہ زیب داستان کی غرض سے کچھ طنزیہ مضامین اور نظمیں بھی ہیں غرض کہ اس میں شبہ نہیں کہ یہ خاص نمبر بڑی محنت، توجہ اور لگن سے مرتب کیا گیا ہے اور مضامین کے تنوع افادیت اور جامعیت کے باعث اس کا مستحق ہے کہ صاحب ذوق مسلمان بلکہ حکومت اور اکثریت کے حق پسند افراد بھی اس کا مطالعہ کریں جو مضامین دیر میں وصول ہونے کے باعث اس اشاعت میں شریک نہیں ہو سکے ہیں، بہتر ہے کہ ان کو اس جائزہ نمبر کا حصہ دوم بنا کر شائع کیا جائے اور پھر ان سب مضامین کو اشتہارات سے الگ کر کے کتابی صورت میں چھاپ دیا جائے

اس طرح اس خاص نمبر کی افادیت محفوظ اور مستقل ہو جائے گی۔